

1 عمومی جائزہ

مالی سال 19ء اواخر کے قریب معیشت کو درپیش دشواریاں برقرار ہیں۔ خاص طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مالیاتی خسارہ مزید بگڑ گیا اور اگرچہ جاری کھاتے کا خسارہ قدرے بہتر ہوا تاہم اس کی پائیداری کے حوالے سے تشویش رہی۔ اس دوران مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جو مالی سال 19ء کے پہلے 9 ماہ میں اوسطاً 6.8 فیصد تھی رواں مالی سال کے ہدف 6.0 فیصد سے پہلے ہی تجاوز کر چکی

ہے۔ مزید برآں، قومی آمدنی کے عبوری حسابات کے مطابق مالی سال 19ء کے دوران جی ڈی پی نمو گھٹ کر 3.3 فیصد رہ گئی۔ ابھی تک ان رجحانات سے ایک بار پھر پاکستان کی ساختی خامیاں اور بیرونی و اندرونی خساروں میں اضافے کے خدشات سامنے آئے ہیں (جدول 1.1)۔

جی ڈی پی نمو میں تخفیف جزوی طور پر پالیسیوں کے پیدا کردہ طلبی انتظام کے اقدامات کا نتیجہ ہے جو مہنگائی کے دباؤ اور بڑھتے ہوئے جڑواں خساروں کو قابو میں لانے کے لیے جنوری 2018ء سے شروع کیے گئے تھے۔ ان پالیسی اقدامات کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (LSM) میں کمی آئی اور ضوابطی اقدامات نے اس کمی کو مزید پختہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے			
شرح نمو (فیصد)	جی ڈی پی حقیقی	م 17ء	م 18ء
3.3	جولائی تا جون	5.2	5.5
0.8	جولائی تا جون	2.2	3.9
1.4	جولائی تا جون	4.6	4.9
-2.1	جولائی تا جون	5.6	5.1
4.7	جولائی تا جون	6.5	6.2
6.8	جولائی تا مارچ	4.0	3.8
10.2	جولائی تا مارچ	9.9	9.1
5.1	جولائی تا مارچ	5.9	4.8
-1.3	جولائی تا مارچ	-0.1	11.9
-3.7	جولائی تا مارچ	14.7	18.8
2.8	جولائی تا مارچ	7.5	16.2
-13.7	جولائی تا مارچ	0.0	-9.2
10.75**	مارچ	5.75	6.0
10.0	مارچ	5.7	5.7
10.5	مارچ	16.5	11.6
16.1	جولائی تا مارچ	14.1	14.8
1.3	جولائی تا مارچ	2.0	2.6
-10.3	جولائی تا مارچ	-8.0	-13.6
-5.0	جولائی تا مارچ	-3.9	-4.3
-4.7	جولائی تا مارچ	-2.6	-5.7
15.4	جولائی تا جون	16.2	16.7

ح: حتمی؛ ع: عبوری؛ ن: نظر ثانی شدہ۔ **کم اپریل 2019ء سے مئی 19ء کے عبوری اعداد و شمار۔
اعداد و شمار کے ماخذ: 1۔ انسٹیٹیوٹ آف سٹاتسٹکس، 2۔ فیڈرل بورڈ آف رینو، 3۔ وزارت خزانہ

کر دیا۔ ساتھ ہی پانی کی قلت اور خام مال کی بڑھی ہوئی لاگت جیسے منفی حالات نے شعبہ زراعت کی کارکردگی کو مزید خراب کیا۔ اس دوران توازن ادائیگی میں مدد کے لیے آئی ایم ایف پروگرام کے بارے میں فیصلے سے متعلق غیر یقینی کیفیت ایسے قدرے کم نمایاں عوامل نے کاروباری احساسات کو متاثر کیا جس کی عکاسی اپریل 2019ء کے آئی بی اے ایس بی پی اعتماد کاروبار سروے کے نتیجے سے ہوتی ہے۔ ان حالات نے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں سست رفتاری میں بھی اپنا حصہ ڈالا۔

مجموعی معاشی سست رفتاری کے ساتھ درآمدی سکڑاؤ کے مخصوص اقدامات ملک کے درآمدی بل میں نمایاں کمی پر منتج ہوئے۔ برآمدات میں مقداری لحاظ سے خاصی نمود درج کی گئی تاہم یہ بحالی کم اکائی قیمتوں سے پیدا ہونے والے نرخ کے منفی اثر کی تلافی کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔ تاہم تجارتی خسارے میں بہتری کے ساتھ کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھرپور نمو کی وجہ سے جاری کھاتے کا خسارہ جو جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 13.6 ارب ڈالر تھا جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں گھٹ کر 10.3 ارب ڈالر رہ گیا۔ تاہم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں سست رفتاری نے بیرونی مالکاری کی ضروریات کو بلند سطح پر رکھا۔ دوست ممالک کی جانب سے آنے والی دو طرفہ رقوم نے زر مبادلہ کے ذخائر کو کچھ اعانت فراہم کی تاہم اس کی کفایت اب بھی تین ماہ کے درآمدی کوریج سے کم ہے اور مجموعی توازن ادائیگی کی کیفیت کمزور رہی۔

اسی طرح مالیاتی اظہاریوں میں مالی سال 19ء کے پہلے نو ماہ کے دوران بگاڑ پیدا ہوا تاہا حالانکہ ترقیاتی اخراجات میں 34.0 فیصد کی بھاری کمی کی گئی تھی۔ ساتھ ہی شرح سود میں اضافے اور شرح مبادلہ میں کمی نے جاریہ اخراجات میں کمی لانے کی کوششوں کو مشکل تر بنا دیا۔ مزید خرابی یہ ہوئی کہ ٹیکس محاصل کے جمود اور نان ٹیکس محاصل میں بھاری کمی کی بنا پر محاصل کی وصولی کمزور رہی۔ ان رجحانات کو زیادہ تر معاشی سرگرمی میں سست رفتاری اور صوبائی و وفاقی دونوں سطحوں پر ٹیکس کے حوالے سے کاوشوں کے فقدان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ نتیجتاً مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 5.0 فیصد تک پہنچ گیا خصوصاً بنیادی خسارہ جی ڈی پی کے 1.2 فیصد تک پہنچ گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضہ واپس کرنے کی صلاحیت تیزی سے بگڑی ہے اور ملک کو اپنا موجودہ قرضہ اتارنے کے لیے مزید قرض درکار ہو گا۔

کئی بار پالیسی ریٹ بڑھانے، یعنی جنوری 2018ء کے بعد سے 500 بی پی ایس کا مجموعی اضافہ کرنے کے باوجود مہنگائی مسلسل بڑھتی رہی۔ اگرچہ مالی سال 19ء کے آخر میں طلبی دباؤ کی شدت کچھ کم ہوئی ہے تاہم غیر غذائی غیر توانائی جز مسلسل بڑھتا رہا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کا اہم محرک لاگتی عوامل تھے بشمول شرح مبادلہ میں کمی کے دور ثنائی کے اثرات اور توانائی کے نرخوں میں اضافہ۔ علاوہ ازیں غذائی مہنگائی بھی، جو پچھلے پانچ برسوں میں کم رہی تھی، رسدی رکاوٹوں کی بنا پر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں یک لخت بڑھ گئی۔

ہر چند کہ معیشت گذشتہ سولہ ماہ کی طلبی انتظام کی پالیسیوں کے طفیل استحکام کے مرحلے میں ہے تاہم پاکستان کی معیشت میں تین دشواریاں نمایاں ہیں۔ اول، بیرونی شعبہ کمزور رہا ہے۔ دوم مالیاتی یکجائی حاصل نہیں ہو پارہی۔ سوم، مہنگائی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اس سے بنیادی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استحکام کے موجودہ ایجنڈے کو مضبوط ساختی اصلاحات کی مدد سے تقویت دینی ہوگی۔

مالیاتی شعبے میں اصلاحات کا طویل عرصے سے درکار ہیں خصوصاً ٹیکس بنیاد وسیع کرنے، غیر ہدفی زراعت میں کمی لانے، صوابدیدی ٹیکس مستثنیات واپس لینے اور گھٹائے میں جانے والے پی ایس ایز کی نجکاری / تشکیل نو کے حوالے سے۔ ان اصلاحات پر عملدرآمد مشکل ہے اور سنجیدگی سے اس کا احساس اور عزم کرنے کی ضرورت ہے۔ سب شعبوں کو متاثر کرنے والا ایک شعبہ توانائی ہے جہاں نرخوں، نظم و نسق، گردش قرضے کے انتظام اور آئی پی پیز کو سنبھالنے کے طریقہ کار کے حوالے سے بڑے پیمانے پر بہتری درکار ہے (دیکھیے خصوصی سیکشن 1)۔

جہاں تک توازن ادائیگی کا تعلق ہے، ساختی خسارے کو کم کرنے کے حوالے سے نجی شعبے کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہوگا جتنا حکومت کا۔ حکومت کو سستا انفراسٹرکچر، مسابقتی منڈیاں، مہارتوں کی تشکیل اور کاروبار میں سہولت فراہم کرنی ہوگی۔ دوسری جانب نجی شعبے کو مصنوعات میں بہتری اور مارکیٹ کے تنوع کے لیے اختراعی طریقے اور ٹیکنالوجی کو اپنانا ہوگا۔

1.1 خلاصہ

حقیقی شعبہ

مالی سال 19ء کے دوران معاشی نمو کی رفتار خاصی کم ہوئی۔ اس کا بنیادی سبب جڑواں خسارے گھٹانے کے لیے کیے گئے پالیسی اقدامات تھے۔ ان اقدامات سے صنعتی شعبے کی کارکردگی کم ہوئی اور ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیاں مدہم پڑ گئیں۔ اس دوران پانی اور موسم سے متعلق مسائل نے اہم خام مال کی بلند لاگت سے مل کر فصلوں کی پیداوار کو متاثر کیا۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی کمزور کارکردگی نے شعبہ خدمات کی پیداوار کو بھی محدود کر دیا۔

پی ایس ڈی پی کے اخراجات میں کمی کے ساتھ زری پالیسی کی سختی، کرنسی کی قدر میں کمی اور ضوابطی اقدامات لاگو ہونے سے صنعتی پیداوار گھٹ گئی۔ صنعتوں میں اشیا سازی، تعمیرات، کانکنی اور کوئٹے کے اجزائیں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ خصوصاً بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 2.9 فیصد کی وسیع البنیاد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی عرصے میں 6.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً تمام اہم شعبوں میں کمی آئی (دوسرا باب)۔

اس دوران شعبہ زراعت کی پست نمو فصلوں کے شعبے خصوصاً اہم فصلوں میں نمایاں کمی سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ گنے اور کپاس کی پیداوار بالترتیب 19.4 فیصد اور 17.5 فیصد گھٹ گئی۔ زرعی پیداوار میں حالیہ جمود سے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وسط مدت میں زرعی پیداوار بہت بڑھانے کی فوری ضرورت اجاگر کی جائے جبکہ آبادی کی نموبدستور بلند ہے۔ اس تناظر میں خصوصی سیکشن 2 میں پاکستان میں غذائی تحفظ کی صورت حال کو اجاگر کیا گیا ہے۔ تاہم مالی سال 19ء کے دوران امید کی کرن گلہ بانی کا جز تھا جس کی نمو کی پچھلے برس کی رفتار برقرار رہی اور آخر کار اس نے شعبہ زراعت کی مجموعی نمو کو تھوڑا بہت مثبت حدود میں پہنچا دیا۔

دوسری جانب شعبہ خدمات کی گذشتہ برس کی نمو کی رفتار کچھ کم ہوئی اور اس میں مالی سال 18ء کے 6.2 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 19ء میں 4.7 فیصد نمو درج کی گئی۔ علی الخصوص، تھوک اور خردہ فروشی کا کاروبار جو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں سے اندرونی روابط رکھنے والا ایک دیوہیکل جز ہے مالی سال 18ء کے مقابلے میں آدھے سے بھی کم ہو گیا۔ درآمدات کی سست رفتاری نے خردہ تجارت کے جز کی پست نمو میں کردار ادا کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ معیشت میں صنعت و زراعت کی نسبت شعبہ خدمات کا غلبہ مالی سال 19ء کے دوران بڑھا۔ اگر یہ سلسلہ نہ روکا گیا تو پیداوار کے مقابلے میں ملکی صرف کی بدلتی ہوئی حرکیات طلب اور رسد کے درمیان فرق کو مزید بڑھا دیں گی جس سے مستقبل میں درآمدات میں اضافہ ہو سکتا ہے یا قابل برآمد فاضل گھٹ سکتا ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نتیجہ بیرونی شعبے کے استحکام کے نقطہ نگاہ سے خوشگوار نہیں اور جلد از جلد ساختی ہیئت قلبی اختیار کرنے کا متقاضی ہے تاکہ معیشت زیادہ متوازن نمو کے راستے پر گامزن ہو سکے۔

مہنگائی اور زرعی پالیسی

عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 6.0 فیصد سے بڑھ کر تیسری سہ ماہی میں 8.3 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس کے ذمہ دار زیادہ تر لاگتی عوامل تھے: (i) بلند جڑواں خساروں کو سنبھالنے کے لیے مقررہ قیمتوں (خصوصاً پیٹرول، گیس اور بجلی) میں اضافے کرنے پڑے جس سے نہ صرف صارف اشاریہ قیمت کا توانائی جز بڑھ گیا (اور اس کے باعث نقل و حمل کی خدمات بھی) بلکہ اشیا سازی کی لاگت میں بھی اضافہ ہوا؛ (ii) روپے ڈالر کی مساوات میں یکدم اضافے کا صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کی متعدد اشیا میں اثر محسوس کیا گیا؛ اور (iii) رسدی مسائل اور نقل و حمل کی بلند لاگت غذائی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنی (یہ قیمتیں پچھلے پانچ سال سے کم اور مستحکم تھیں)۔ مزید برآں، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں اساسی اثر کی وجہ سے مکانات کے کرایوں میں سال بسال بڑا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں مکانات کے کرایوں پر سہ ماہی نظر ثانی غیر معمولی طور پر پست تھی۔

نتیجے کے طور پر مہنگائی کا دباؤ وسیع البنیاد رہا۔ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں 72 فیصد اشیا 6 فیصد ہدف سے زیادہ مہنگی رہیں جبکہ 31.5 فیصد اشیا میں دوہندسی گرانی درج کی گئی۔ اہم بات یہ ہے کہ مسلسل بھاری جڑواں خساروں نے مختصر تاوسط مدت میں مہنگائی کے منظر نامے پر بہت اثر مرتب کیا۔ علاوہ ازیں توانائی کے نرخوں میں مزید رد و بدل اور شرح مبادلہ پر مسلسل دباؤ کی بنا پر لاگتی دباؤ کم ہونے کا امکان نہ تھا۔ لہذا زری پالیسی کمیٹی نے زری سختی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور زیر جائزہ مدت میں پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 75 بی پی ایس بڑھا دیا جس کے سبب حالیہ سختی کے دور کے آغاز سے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام تک مجموعی اضافہ 500 بی پی ایس ہو گیا۔

جہاں تک زری پالیسی پر عملدرآمد کا تعلق ہے، بینکاری نظام میں بھاری میزانیہ لین دین نے تیسری سہ ماہی کے دوران انتظام سیالیت کو پیچیدہ کر دیا۔ خاص طور پر کمرشل بینک حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں بلند قطع یافت کی جانب متوجہ رہے اور موجودہ نرخوں پر میعاد پوری کرنے والے قرضوں کے اجراءے ثانی پر آمادہ نہ تھے۔ نتیجتاً حکومت کو مالیاتی خسارہ پورا کرنے اور کمرشل بینکوں کے قرضے واپس کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک سے بھاری قرضہ لینا پڑا۔ مجموعی طور پر حکومت نے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بینکوں کو 2.0 ٹریلین روپے واپس کیے جو کسی بھی سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے۔ مارکیٹ سے فاضل سیالیت جذب کرنے اور شبینہ شرحوں کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کو دوران سہ ماہی 52 بازار زر کے سودے (صرف انجذاب) کرنے پڑے۔

بین البینک میں سیالیت کے منجمد فاضل کی وضاحت بھی ناسازگار معاشی حالات پیدا ہونے کے بعد نجی شعبے کے قرضے کی کمزور ہوتی ہوئی رفتار سے ہو سکتی ہے۔ قرضوں کا استعمال گزشتہ سہ ماہی میں نمایاں طور پر بڑھنے کے بعد مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں اچانک بہت کم ہو کر صرف 41.1 ارب روپے رہ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 177.4 ارب روپے تھا۔ جاری سرمائے کے جزیں سست رفتاری زیادہ نمایاں تھی کیونکہ ٹیکسٹائل اور کھاد سازی کی جانب سے نظام الاوقات کے مطابق واپسی نے چینی، ڈیری اور مشروبات کے شعبوں کے نئے قرضوں کا اثر زیادہ تر زائل کر دیا۔ غیر اشیا سازوں میں بجلی پیدا کرنے والی فرموں نے بھی مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خالص واپسی کی کیونکہ حکومت کی طرف سے 200 ارب روپے کے صکوک کے اجراء کے بعد ان کے پاس نقد کا بہاؤ بہتر ہو گیا۔

مجموعی طور پر میزانیہ اور نجی شعبے کے پست قرضے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو محدود کرنے کا باعث بنے۔ اس بنا پر سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں اور پی ایس ایز کو قرضوں میں بہتری کا اثر قطعی طور پر زائل ہو گیا۔ نتیجے کے طور پر دوران سہ ماہی زری توسیع (ایم ٹو) کی رفتار کم ہو کر 1.4 فیصد رہ گئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 3.6 فیصد اور مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں 2.5 فیصد تھی۔ اگرچہ یہ سست رفتاری استحکام کے لیے کیے جانے والے جاری اقدامات سے مطابقت رکھتی ہے اور معیشت میں اضافی طلب کو قابو کرنے میں مدد دے سکتی ہے تاہم ایم ٹو کے اجراءے ترکیبی پریشان کن ہیں۔

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں ایم ٹی کے نمو کے لگ بھگ 88 فیصد حصے کا سبب زیر گردش کرنسی تھی کیونکہ دوران سہ ماہی امانتوں کی جمع آوری میں کافی کمزوری دیکھی گئی۔ اگرچہ جب سے حکومت نے غیر نقدی بینکاری لین دین کے لیے نان فائلرز پر ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا ہے، تب سے ہی امانتوں کی جمع آوری کی رفتار مایوس کن رہی ہے تاہم مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ زیادہ تشویشناک تھی جب امانتوں کی نمو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے 1.8 فیصد سے گھٹ کر صرف 0.2 فیصد رہ گئی۔ مزید یہ کہ سہ ماہی کے دوران کرنسی تا امانت تناسب اوسطاً 39.6 فیصد تک پہنچ گیا۔ قومی بچت کے آلات پر مارک اپ کی شرح میں اضافے، مجموعی معاشی غیر یقینی کیفیت، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور شرح مبادلہ میں مزید کمی کی توقعات سے بینک امانتوں کی نمو کمزور پڑ گئی۔

مالیاتی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 5.0 فیصد رہا جو پچھلے برس کی اسی مدت کے 4.3 فیصد خسارے سے کہیں زیادہ ہے۔ زیادہ تر بگاڑ تیسری سہ ماہی میں درج کیا گیا جب خسارہ جی ڈی پی کے 2.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران خسارہ 2.7 فیصد تھا۔

نان ٹیکس محاصل میں بڑی کمی اور ٹیکس محاصل میں سست رفتاری کی وجہ سے محاصل کی مجموعی وصولی پچھلے سال کی سطح پر منجمد رہی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں ایف بی آر کے ٹیکس صرف 2.8 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 16.2 فیصد کی دوہندسی نمود درج کی گئی تھی۔ اس دوران نان ٹیکس محاصل پست تھے جس کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی اور ہائیڈل منافع کی صوبوں کو منتقلی میں تاخیر تھی۔

ایف بی آر کے ٹیکسوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سیلز ٹیکس اور براہ راست ٹیکس وصولی کم ہوئی جس کی وجہ پی ایس ڈی پی اخراجات میں کٹوتی نیز موبائل فون ٹاپ اپ پر ٹیکس کی معطلی اور تنخواہوں اور پیٹرولیئم مصنوعات پر ٹیکس کی شرحوں میں کمی جیسے اقدامات کے اثرات تھے۔ اس دوران کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹیوں میں دوہندستی نمونے محاصل کی مجموعی نمو کو تقویت دی۔ اس جز سے بلند محاصل کا سبب مختلف مصنوعات بشمول سگریٹوں پر ریگولیٹری اور ایکسائز ڈیوٹیوں میں اضافہ نیز زیر جائزہ مدت کے دوران شرح مبادلہ میں کمی تھی۔

اخراجات میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی نمو 8.0 فیصد رہی جبکہ پچھلے سال 16.0 فیصد تھی۔ نمو میں سست رفتاری بنیادی طور پر صوبائی اور وفاقی دونوں سطحوں پر پی ایس ڈی پی اخراجات میں کٹوتی کی بنا پر آئی جبکہ جاریہ اخراجات پچھلے سال کی اسی مدت

(13.0 فیصد) کی نسبت زیادہ بلند شرح (17.7 فیصد) سے بڑھے۔ جاریہ اخراجات میں اضافے کی وجہ زیر جائزہ مدت کے دوران بلند سودی ادائیگیاں اور امن وامان سے متعلق مصارف تھے۔

اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بلند مالیاتی خسارے کو بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک سے قرض لے کر اور نان بینک اور بیرونی وسائل سے پورا کیا گیا۔ خاص طور پر نان بینک وسائل سے مالکاری گزشتہ سال سے تقریباً چار گنا تھی جس کی وجہ قومی بچت کے آلات سے اضافہ تھے۔ ساتھ ہی بیرونی ذرائع نے مالیاتی خسارے کے لگ بھگ 27 فیصد کو پورا کیا کیونکہ ملک کو کافی دو طرفہ اور کمرشل قرضے مل گئے۔

بلند مالیاتی خسارے جس نے مالکاری کی ضروریات بڑھا دیں کے علاوہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کے نتیجے میں ہونے والے باز قدر پیمائی نقصانات نے سرکاری قرضے کے اضافے میں خاصا حصہ ڈالا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سرکاری قرضہ 3.6 ٹریلین روپے بڑھا اور آخر مارچ 2019ء میں 28.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔

بیرونی شعبہ

جوں جوں سال گذرا، بیرونی کھاتے میں بہتری آتی گئی اور مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ دو سال کی پست ترین سطح 2.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اشیاء اور خدمات دونوں کی درآمدی ادائیگیوں میں کمی بنیادی عوامل تھے جنہیں کارکنوں کی ترسیلات زر میں معقول نمو سے تقویت ملی۔ ان عوامل نے مجموعی طور پر بنیادی آمدنی کے بلند خسارے اور برآمدی وصولیوں میں کمی کی تلافی کر دی۔ نتیجے کے طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 23.9 فیصد گھٹ کر 10.3 ارب ڈالر رہ گیا۔

جیسے جیسے سال آگے بڑھا، اشیائے تجارت کی درآمدی ادائیگیاں مزید کم ہو گئیں کیونکہ سی پیک کے ابتدائی منصوبوں کے تکمیل کے بعد درآمد شدہ برقی پیداوار کے آلات اور مشینری کی طلب کم ہوتی گئی۔ مزید برآں، بیرون ملک سے طیاروں اور متعلقہ پروازوں کی خریداری جس نے پچھلے برس کی درآمدات کو بڑھا دیا تھا اس لیے معمول پر آگئی۔ اس دوران کلی معاشی ردوبدل کی پالیسیوں اور ضوابطی اقدامات کے بعد معاشی سرگرمی کی مجموعی سست رفتاری نے تعمیرات اور گاڑیوں کی صنعتوں کے لیے خام مال کی مانگ گھٹادی۔ نیز تیسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل دونوں کی درآمدی ادائیگیوں میں مقدار کی بنا پر آنے والی کمی نے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد پہلی بار توانائی کی درآمدات کو کم کیا۔ گھٹتی ہوئی غیر توانائی درآمدات کے ہمراہ توانائی کی پست خریداری کی وجہ سے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی درآمدی ادائیگیاں 16.4 فیصد کم ہو گئیں۔

پست برآمدی کارکردگی کے ذمہ دار ملکی اور بین الاقوامی دونوں عوامل تھے۔ بُنے ہوئے اور تیار ملبوسات جیسی اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمد کے حوالے سے برآمدی نمو میں سست رفتاری کا بنیادی سبب ان کی ڈالر میں اکائی قیمتوں میں کمی تھی کیونکہ حجم کے لحاظ سے برآمدات کافی بڑھیں (پانچواں باب)۔ علاوہ ازیں قدر اضافی کی بلند ملکی طلب اور چین سے سوتی دھاگے کی پست طلب نے چین کو دھاگے کی برآمدات میں کمی کر دی۔ دوسری سہ ماہی سے چینی اور گندم پر برآمدی زراعت کی مرحلہ وار خاتمے نے ان کی برآمد کو ناقابل عمل بنادیا۔ مزید یہ کہ کپاس اور کھاد کی کم پیداوار نے نہ صرف ان کی برآمد کے امکانات کو ختم کیا بلکہ بھاری مقدار میں درآمدات ضروری ہو گئیں۔

اس دوران کارکنوں کی ترسیلات زر دوران سال خاصی بڑھ گئیں۔ زیادہ تر اضافہ امریکہ اور برطانیہ سے آیا۔ پاکستان ری بی ٹنس انی شیٹ ٹو (PRI) نے مقامی اور مخصوص متعلقہ غیر ملکی ذرائع ابلاغ میں اشتہاری مہمات چلا کر اپنی کوششیں تیز کر دیں تاکہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو قانونی راستوں سے رقوم بھیجنے کی ترغیب ملے۔ اس کے علاوہ مضبوط حقیقی جی ڈی پی نمو کے ہمراہ ترقی یافتہ ملکوں میں بڑھتی ہوئی اجرتوں نے بھی امریکہ اور برطانیہ سے آنے والی رقوم میں اضافہ کیا۔

تاہم بلند ترسیلات زر اور اس کے نتیجے میں جاری کھاتے کا خسارہ کم ہونے کے باوجود خسارے کا حجم اب بھی کافی زیادہ ہے اور یہ فرق بیرونی سرمایہ کاری سے پورا نہ کیا جاسکا۔ نتیجے کے طور پر ملک کو بیرونی مالکاری کے لیے دو طرفہ اور کمرشل ذرائع سے رجوع کرنا پڑا: ان میں سے بیشتر رقوم تیسری سہ ماہی میں ملیں۔ تاہم بلند جاری کھاتے کے خسارے اور زر مبادلہ کے ذخائر کی مخدوش کیفیت کی بنا پر یہ رقوم بازار مبادلہ کے احساسات کو پرسکون کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئیں۔ چنانچہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 13.7 فیصد کم ہو گئی۔

1.2 معاشی منظر نامہ

اب جبکہ استحکام کی پالیسیاں نافذ ہو چکی ہیں اور معیشت اصلاحاتی ایجنڈے پر گامزن ہے، توقع ہے کہ ملک کے معاشی اظہار بے مستحکم آہستہ آہستہ مستحکم راستے پر واپس آئیں گے۔ اس عمل میں حقیقی جی ڈی پی نمو کے محدود رہنے کا امکان ہے۔

خاص طور پر مالیاتی شعبے میں رد و بدل ابھی تک شروع نہیں ہوئی۔ اسی سے متعلق یہ پہلو ہے کہ مالی سال 20ء کے وفاقی بجٹ میں محاصل کے حوالے سے اعلان کردہ اقدامات ممکنہ طور پر قابل استعمال آمدنی اور ملکی طلب کو پست رکھیں گے۔ ایسے حالات میں صنعتی نمو کے اگلے سال نمایاں طور پر بحال ہونے کی توقع نہیں۔ بہر کیف شعبہ زراعت کے اچھے امکانات کی بنا پر جی ڈی پی نمو کو ممکنہ طور پر کچھ

تقویت مل سکتی ہے کیونکہ اس شعبے میں بلند پیداوار کی گنجائش ہے بشرطیکہ زیر کاشت رقبے اور یافت کو متاثر کرنے والے تحدیدی عوامل سے موثر طور پر نمٹا گیا۔ زراعت میں ابتدائی سرمایہ کاری اور سی پیک کے تحت اسپیشل اکٹانک زونز اور اگلے سال کے پی ایس ڈی پی کا بلند خرچ بھی مالی سال 20ء میں جی ڈی پی نمو پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔

جہاں تک جاری کھاتے کا تعلق ہے، حکومت برآمدات کی بہتر کارکردگی، درآمدی ادائیگیوں کو محدود کرنے اور کارکنوں کی ترسیلات زر کی جاری رفتار کی بنا پر مالی سال 20ء میں خسارے میں مزید کمی کا تخمینہ لگا رہی ہے۔ تاہم امریکہ اور چین کی تجارتی جنگ میں شدت اور یورپ میں غیر یقینی کیفیت کی بنا پر عالمی معیشت کی سست رفتاری کے نتیجے میں خطرات موجود ہیں۔ ان حالات میں روایتی منڈیوں کو برآمدات بڑھانا مشکل ہو سکتا ہے۔ مالکاری کے حوالے سے آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت پروگرام کے آغاز سے بیرونی شعبے کے مسائل کی شدت کم کرنے میں مدد ملے گی۔

آخر، حکومت مالی سال 20ء میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بلند رہنے کی پیش گوئی کر رہی ہے۔ اس منظر نامے کی تشریح زیادہ تر رسدی عوامل جیسے توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی کے حالیہ ادوار کے ساتھ ان کے دور ثانی کے اثرات سے ہوتی ہے جن سے پیداواری اور کاروبار کرنے کی لاگت بڑھنے کا امکان ہے۔ مالی سال 20ء کے وفاقی بجٹ میں کیے گئے ٹیکسیشن کے مختلف اقدامات اور تیل کی عالمی قیمتوں میں تغیر پذیری کی بنا پر اضافی اثر آ سکتا ہے۔